

”کینکرو نے اپنے بچے کو اپنی تھیلی میں ڈالا ہوتا ہے، وہیں اس کی گنبداشت کرتا ہے جب تک پچھلے الگ رہنے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ ہمارے پاس بھی وقت سے پہلے پیدا ہونے والے کمزور بچوں کے لیے بھی حل ہے۔ ہم بچے کو ماں کے ساتھ مل جھدہ کرے میں رکھتے ہیں اور اسے صرف ماں کا دودھ دیا جاتا ہے۔“ ان کے چہرے پر استحباب دیکھ کر ڈاکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا: ”آپ دونوں میرے ساتھ آئیں میں آپ کو دھکاتی ہوں۔“ اس نے دونوں خواتین کو واشارہ کیا۔ ”مگر وہ افشاں.....!“ افشاں کی والدہ متذبذب تھیں۔

”ہم پاچ منٹ میں آجائیں گے۔“ ڈاکٹر نے اٹھی دوں خواتین ڈاکٹر کی ہمراہی میں ایک کمرے تک پہنچیں، جس کے باہر Kangaroo mother care دروازے کے ساتھ ہی ترتیب سے جوڑتے رکھتے تھے۔ ”آپ اپنے جوڑتے اتار کر یہ پہن لیں تاکہ ہم باہر سے جراشیم اندر نہ لے کر جائیں۔“ جوڑتے تبدیل کرنے کے بعد دیوار پر لگے جراشیم کش محلوں (Sanitizer) سے ہاتھ صاف کیے اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔

صاف سترے کر کرے میں چار بست تھے۔ صرف ایک پر ماں اور بچے موجود تھے۔ ایک ”یہ دیکھیں۔“

ڈاکٹر اسی بست کی طرف بڑھی۔ ”کل ہی یہ بچہ 35 بخت کا پیدا ہوا ہے۔ اسے ماں کے ساتھ اس طرح لایا ہے کہ بچہ کی جلد ماں کی جلد سے مس ہو رہی ہے۔ بچے نے صرف نوپی، جرائیں اور ڈائپر پہنتا ہے۔ ماں بچے کو اس پوزیشن میں رکھنے کے لیے اوپر سے کپڑا باندھا ہے تاکہ بچہ گرنہ جائے اور اس کے اوپر ماں کو اسی قیسے پہنتا ہے جس کے سامنے بنیں ہیں گاؤں کی طرح۔“ دونوں خواتین حیرت سے اس نئی جگہ اور نئی طریقے کو دیکھ رہی تھیں۔

کیفیت کو Hypothermia کہتے ہیں۔ یہ صورت حال جان یا بھی ہو سکتی ہے۔“ ان کے دل ڈوبے۔

”کیا ہمارا بچہ نہیں بچے گا؟“ ”اللہ سے اچھی امید رکھیے۔“ ڈاکٹر نے اٹھی دی۔ ”تمیرا بڑا مسئلہ ان بچوں کی خوراک کا ہے۔ اگر مناسب خیال نہ رکھا جائے تو یہ جلد غذا کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔“

”ہم اسے اچھی ہی نرسری میں داخل کروادیں گے۔“ افشاں کی والدہ نے بے قراری سے کہا۔

### ڈاکٹر زاہدہ ثقلین

”نرسری میں یہ قباحت ہے کہ دہاں بہت سے اور بچے بھی ہوتے ہیں اور یہ خطرہ رہتا ہے کہ کسی اور بچے کے جراشیم دوسرے بچے پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔“

”پھر ہم کیا کریں ڈاکٹر صاحب؟“ افشاں کی ساس زیب النساء بولیں۔ ”آپ نے کینکرو کو دیکھا ہے؟“ ”یہ کیا بے موقع سوال ہے؟“ تینوں کے ذہن میں سینا خیال آیا۔ ڈاکٹر نے بات جاری رکھی:

افشاں کو آپریشن حصہ میں لے جایا گیا۔ اس کے شوہر سے آپریشن اور بے ہوشی کے اجزاء تماں پر دھنخط کر دیے گے، پھر ایک ڈاکٹر ان کے پاس انتظار گاہ میں ہی آ کر بیٹھ گئی اور بات کا آغاز کیا۔ افشاں کی والدہ اور ساس اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

”آپ کو علم ہے ناک افشاں کا بچہ ابھی چھوٹا ہے؟“ سب نے اثبات میں سرہلا یا۔

”بچہ جب ۷۳ ہفتے کا ہو، یعنی نواں مہینہ بھی آدھا گزر چکا ہو تو اس کے پیچھے اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ نارمل طریقے سے سانس لے سکے جو بچہ وقت سے پہلے پیدا ہوتا ہے، اسے صرف سانس کا مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ اور بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔“

”کیسے مسائل؟“ ”بچہ کمزور ہوتا ہے تو اس میں قوتِ مدافعت بھی کم ہوتی ہے۔ وہ جراثیموں کے خلاف نہیں لڑ سکتا، اس لیے جلد پیار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جلد کے نیچے چوبی کی ایک تھوڑی ہے جو جسم کو گرم رکھتی ہے۔ ایسے بچوں میں ابھی یہ نہیں بنی ہوتی، اس لیے وہ جسم کے درجہ حرارت کو برقرار نہیں رکھ سکتے اور جلد مخفیہ کا شکار ہو جاتے ہیں، اس

# کینکرو میڈیکل کلینیک

نہایت فرشتہ کا دوسرا حصہ



جب تک ماں کی طبیعت بھی نہیں ہو جاتی۔“

”انتے اچھے اچھے ڈبے بھی تو دستیاب

ہیں۔ ابھی ایک دو دن ڈبے کا دودھ فیڈر سے پلا دیتے

ہیں، پھر ماں کا دودھ شروع کروادیں گے۔“

زس مکاری:

”ہمیں علم ہی نہیں کہ اللہ میاں نے ماں کے

دودھ میں بچے کے لیے کیسے خزانے رکھے ہیں۔ کوئی

بھی ڈبے ماں کے دودھ کا مقابلہ نہیں ہو سکتا، خصوصاً

کمزور بچوں کے لیے تو ہر حد تک کوشش کریں کہ ماں کا

دودھ ہی دیں۔“

زیب النساء قائل ہو گئیں۔

آپ ریشن کے بعد افشاں کو انتہائی غمہ داشت کے

وارڈ میں رکھا گیا اور اس کی طبیعت بذریعہ بہتر ہوتی

گئی۔

KMC میں اس کا پینٹا داوی کی شفقت بھری گود

میں سرورہ۔ وہ انتہائی بیمار اور احتیاط سے اسے ہاتھ

لگاتی۔ اتنا تھا ساتھ تھا کہ دھنیلوں پر پورا آجائے۔

وہ ماں کا دودھ بچج سے اسے تھوڑا تھوڑا پلاتیں۔ روزانہ

بچج کا وزن کیا جاتا۔ پیے گئے دودھ کی مقدار نوٹ کی

جائی، درجہ حرارت چیک ہوتا۔

تیرے ہی دن افشاں کو دارڈ سے KMC منتقل

کر دیا گیا۔ اس نے پہلی بار اپنے بیٹے کو سینے سے لگایا تو

فرط جذبات سے آنکھیں بھیگ گئیں۔ زیب النساء

اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

”اللہ رب العزت کا بہت شکر ہے کہ اس نے

میری بیٹی اور پوتے کو زندگی عطا فرمائی۔ اللہ صحت کے

ساتھ لی گردے، آمین!“

دو دن بعد انھیں چھٹی دے دی گئی اس ہدایت

کے ساتھ کہ گھر میں بھی بچج کو اسی طرح KMC پوزیشن

ہی میں رکھنا ہے اور دو بختے بعد دوبارہ چیک اپ کے

لیے لے کر آتا ہے۔

گھر جاتے ہوئے انہوں نے مضمون ارادہ کیا کہ

کمزور بچوں کے لیے اتنا آسان اور بے حد مغید طریقہ

وہ دوسروں کو بھی بتائیں گے کہ اس طرح کتنے ہی نئے

بچوں مر جانے سے بچ جائیں گے۔

☆☆☆

پوزیشن میں رکھتی ہیں۔“

”میں رکھاؤں گی۔“

زیب النساء جمعت بولیں۔

وہ اپنے پوتے کو گود میں لینے کو بے تاب تھیں۔

”یہ تو بہت اچھی بات ہے۔“

اسی دوران میں وہ آپ ریشن تھیز کی انتظار گاہ میں

ہنگے۔

ڈاکٹر ایک دوسری مریضہ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

تحوڑی ہی دیر میں آیا کبل میں لپٹنے نئے سے

بچے کوئے کرآن کی طرف آئی۔

”افشاں کے ساتھ آپ ہیں؟“

”جی!“ وہ تینوں بے تابی سے لپکے۔

آیا نے سمجھایا:

”بچہ بھیک ہے مگر اس کا وزن صرف ڈیز جھ کلو

ہے۔ اسے KMC میں رکھنا ہو گا۔“

”جی میں وہاں بچے کے ساتھ رکھوں گی۔“

زیب النساء آگے بڑھ کر بچے کو تھاما، پھر

افشاں کی والدہ سے مخاطب ہو گیں:

”آپ اور اعظم افشاں کے ساتھ ٹھہریے گا۔“

آیا انھیں KMC کے دروازے تک چھوڑ گئی،

وہاں موجود نریں نے ان کا استقبال کیا۔ رجسٹر میں

کوائف درج کیے گئے۔ پوتے کو اس کی داوی کے

ساتھ کنگر و پوزیشن میں سیٹ کیا اور لینے کی بدایت کی۔

”تکمیل اور تحریک رکھنا ہے۔ اگر آپ بالکل سیدھا ہائیش

گی تو مشکل ہو گی۔“

وہ آرام دہ حالت میں لیٹ گئیں۔ بچہ پر سکون

تھا۔ اس کے سانس کی آمد و رفت ہوا تھی۔ انہوں نے

متا بھری نظر وہ سے بچے کو دیکھا اور جسم ڈھیلا چھوڑ

دیا۔ اسی دوران میں آیے کا بچہ کسمایا تو وہ اسے

پکپکانے لگی۔

”سر“

زیب النساء نے زس کو پکارا۔

”جی؟“

”میرا پوتا دو دھ کیسے بیے گا؟“

”اس کی فکر نہ کریں۔ یہ اپنی ماں کا دودھ ہی بیے

گا۔ تم دودھ بیہاں لا گیں گے۔ آپ بچج سے پلا دیجیے گا،

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ آے۔“

ڈاکٹر مکراتے ہوئے اس خاتون سے مخاطب

ہوئی۔

”وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ آکثر صاحبہ!“

خاتون مکرائی۔ نھا سا بچہ اس کے سینے پر سر

ٹکانے سکون سے سورہ تھا۔

”نئے میاں کیسے ہیں؟“

”بالکل بھیک ہے، شکر یہ ڈاکٹر صاحبہ!“

”دودھ پلا یا ہے؟“

”جی آپ نے کہا تھا کہ ہر دو گھنٹے بعد پلانا ہے،

تو میں کوشش کرتی ہوں مگر یہ بہت کم پڑتا ہے۔“

”اہمی کمزور ہے نا، اس کی خوارک بھی کم ہی ہے،

بس تم کوشش جاری رکھو۔“

”آپ نے دیکھا؟“ ڈاکٹر نے پلت کر زیب

النساء کی طرف دیکھا۔ ”بچہ کتنا پر سکون ہے؟“

انھوں نے اپنات میں سرہا۔

”اس پوزیشن میں بچے کو تحفظ کا احساس ہوتا ہے،

وہ مامتا کو جو سوں کر سکتا ہے۔ یہ نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی

نشود نما کے لیے بھی مددگار ہے۔“ افشاں کی والدہ اور

ساس بہت متاثر لگ رہی تھیں۔

”چلیے، اب ہم آپ ریشن تھیز واپس چلتے ہیں۔“

وہ تینوں دروازہ کھول کر جوتے تبدیل کر کے

واپس ہوئیں۔

”ڈاکٹر صاحبہ!“

زیب النساء نے پکارا۔

”جی.....؟“

”یہ ماں تو بھیک لگ رہی تھی، میرا مطلب ہے

نارمل ڈلیوری ہوئی ہے نا؟“

”جی ہاں!“

”مگر افشاں کی تو طبیعت بہت خراب ہے۔ اسے

تو دروے پڑ رہے ہیں۔“ ان کی آواز نہ گئی۔

”جی افشاں کا کیس مختلف ہے۔ آپ ریشن کے بعد

ہمیں افشاں کو انتہائی غمہ داشت کے وارڈ میں رکھنا

پڑے گا۔

”مگر بچ؟“

”بچہ کو اس کی داوی یا نافی بھی کنگرو